

95405- لڑکی کے ولی نے بار بار رشتہ آنے پر انکار کر دیا تو کیا لڑکی خود ہی اپنا نکاح کر لے

سوال

میں ٹیچر ہوں اور میری عمر اکتیس برس ہے، میں (1996) سے لیجر (1997) کے آخر تک محکمہ تربیت و تعلیم میں ملازم رہی ہوں، میرے لیے میرے سکول کے ایک ساتھی نے رشتہ طلب کیا تو میں نے اسے انتظار کرنے کا کہا کہ پہلے میری بڑی بہن کی شادی ہونے دو، چنانچہ (2000) میں بڑی بہن کی شادی کے بعد اس مدرس نے گھر آکر میرا رشتہ طلب کیا لیکن میرے والد نے اس رشتہ سے انکار کر دیا حالانکہ والدہ راضی تھی۔

والد صاحب نے انکار کرنے کی دلیل یہ دی کہ اس نے تو ابھی ایم اے اور پی ایچ ڈی کرنی ہے، اور احتمال ہے کہ یونیورسٹی میں اسے پڑھانا بھی پڑے، اسی طرح کئی ایک اور بھی رشتے آئے تو ان سے بھی انکار کر دیا، سبب یہ تھا کہ یونیورسٹی میں ملازمت کے بعد اس سے بھی بہتر رشتہ آئیگا (جن رشتوں کا انکار کیا گیا اس میں ایک انجینئر کا بھی رشتہ آیا تھا) اور (2002) میں مجھے یونیورسٹی میں بطور استاد متعین کر دیا گیا، اور بھی کئی ایک رشتے آئے، لیکن والد صاحب نے ان سے کئی اسباب کی بنا پر انکار کر دیا۔

جو رشتہ بھی آتا ہے یہ کہہ کر انکار کر دیا گیا کہ وہ تو پڑھانی میں مشغول ہے... جس میں ایک ڈاکٹر کا بھی رشتہ آیا تھا اس کا رشتہ اس لیے رد کیا گیا کہ وہ میری نوکری اور مرتبہ کالا لچی تھا، جس مدرس اور ٹیچر کا سب سے پہلے رشتہ آیا تھا اس نے دوبارہ رشتہ لینے کی کوشش کی اور میری مکمل اور واضح موافقت کے اعلان کے باوجود اس رشتہ سے انکار کر دیا گیا اور والد نے دلیل یہ دی کہ تمہارا پیشہ مختلف ہے (وہ مدرس ہے اور میں یونیورسٹی میں لیچرار)۔

باوجود اس کے کہ وہ علمی طور پر میرا ہم پلہ ہے کیونکہ وہ یونیورسٹی کی تعلیم بھی اسی شعبہ میں مکمل کریگا، اور ثقافتی اور معاشرتی طور پر بھی وہ میرے مناسب ہے، اور اسی طرح مالی حالت بھی اچھی ہے، اور اخلاقی اور دینی اعتبار سے بھی بہتر ہے۔

(2003) سے اب (2006) تک سوائے اس شخص کے میرے لیے کسی اور کا رشتہ نہیں آیا اور وہ اب تک مجھ سے شادی کرنے پر مصر ہے، اور میں بھی اس سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی ہوں، میرے والد صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارا مدرس سے شادی کرنے سے غیر شادی شدہ رہنا ہی افضل ہے، اور دلیل یہ دی کہ میری ملازمت کچی ہے، اور پھر آمدنی بھی بہت زیادہ ہے میں شادی کی محتاج نہیں۔

اور اس کے نزدیک یہ چیز حقیقت پر مبنی ہے، اور یہ چیز میرے لیے نفسیاتی ضرر اور پریشانی کا باعث ہوگا، کیونکہ میرے رائے اور لالچ ملازمت میں نہیں بلکہ میں تو ایک خاندان اور گھر بنانا چاہتی ہوں۔

میرا سوال یہ ہے کہ: کیا مجھے حق حاصل ہے کہ میں ولی کے علم کے بغیر ہی شادی کر لوں؟ اور کیا یہ رشتہ میرے لیے کفوت شمار نہیں ہوتا، برائے مہربانی اس سلسلہ میں مجھے تفصیل سے معلومات عنایت کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں اس طرح وارد ہے:

عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر اس سے دخول کر لیا تو اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی بنا پر اسے مہر دینا ہوگا، اور اگر اختلاف کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

عورت کا ولی اس کا باپ ہے پھر دادا اور پرتک، پھر عورت کا بیٹا اور پوتہ نیچے تک (اس صورت میں جب اسکا بیٹا ہو) پھر اس کا سگا بھائی، پھر اس کا باپ کی جانب سے بھائی، پھر ان کی اولاد چاہے نیچے تک، پھر چچا، پھر ان کی اولاد چاہے نیچے تک، پھر باپ کی جانب سے چچا اور پھر حکمران"

دیکھیں: المغنی (355/9).

لیکن اگر ولی نے کفو اور مناسب رشتہ کو بار بار ٹھکرادیا اور انکار کر دیا تو وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کو شادی سے روکنے والا اور عاضل کہلائیگا، اور اس طرح اس کی ولایت ساقط ہو جائیگی اور منتقل ہو کر اس کے بعد والے عصبہ مرد ولی کو حاصل ہو جائیگی۔

دوم:

معتبر کفو دینی کفو ہے اس میں عربی اور عجمی کا فرق نہیں، اور نہ ہی سرخ اور سفید میں صرف فرق ہے تو تقویٰ کے ساتھ، اور بعض فقہاء نے کفو میں اور بھی شرط لگائی ہیں مثلاً نسب وغیرہ، اور آپ کے لیے آنے والے رشتہ کا مدرس ہونا اور آپ کا یونیورسٹی میں لیکچرار ہونے کا معنی نہیں کہ وہ آپ کے لیے کفو نہیں ہے، جب وہ دین اور اخلاق والا اور مالی طور پر بھی مستحکم ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، تو وہ آپ کا کفو ہے۔

سوم:

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اپنی والد کو دوبارہ نصیحت کریں، اور اس سلسلہ میں آپ اس شخص کو بطور واسطہ لائیں جس کی بات وہ سنتا اور مانتا ہو، یا اس کا کوئی دوست، اگر تو وہ اس شخص کے ساتھ آپ کی شادی کر دے تو یہی چاہیے وگرنہ آپ اپنے معاملہ کو اس کے بعد والے ولی کے سامنے پیش کریں اور اس میں ترتیب کا خیال کریں، اگر وہ بھی آپ کی شادی سے انکار کر دے، یا پھر آپ کے ولیوں کے مابین جھگڑا ہو جائے تو آپ اپنا معاملہ قاضی کے پاس لے جائیں، اور وہ آپ کی شادی کا معاملہ طے کریگا۔

چہارم:

جو کچھ یہ ولی اور اس طرح کر رہا ہے وہ تو عجب العجاب میں سے ہے وہ اپنی بیٹیوں کو ایک تجارتی سامان میں تبدیل کر کے اسے پیش کرتے ہیں جو زیادہ مال دے، یا پھر اس سے شادی کرتے ہیں جو زیادہ مالدار ہو، پھر اس سے بھی زیادہ تعجب تو اس پر ہے کہ لڑکی کو شادی کی ضرورت نہیں!!

یہ مسکین اس ضرورت کو کیا سمجھتا ہے، کیا اسے علم نہیں کہ نفس کو سکون کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ محبت و مودت چاہتا ہے، اور یہ چیز ان طبعی ضروریات میں شامل ہوتی ہے جو اللہ عزوجل نے نفوس میں طبعی طور پر بالغ حکمت کی بنا پر پیدا کر رکھی ہے۔

اس لیے عورت کے ولی کو اللہ کا تقویٰ اور ڈر اختیار کرنا چاہیے، اور اسے علم ہونا چاہیے کہ اس کا اپنی بیٹی یا بہن کو کفور شہتہ جس پر وہ راضی ہے شادی کرنے سے روکنا اور منکرنا ظلم و زیادتی شمار ہوتا ہے، جس سے اس کا فاسق ہونا واجب ہو کر اس کی عدالت کو ساقط کر دیتا ہے اور اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب ولی عورت کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر دے جو دین اور اخلاق میں اس کا کفو ہو تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ مرد ولی میں منتقل ہو جائیگی، اور اگر وہ سب اس کی شادی کرنے سے انکار کریں جیسا کہ غالب میں ہے تو یہ ولایت شرعی حاکم میں منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کریگا۔

اور اگر اس تک معاملہ اور مقدمہ پہنچتا ہے اور اسے علم ہو جائے کہ اس کے اولیاء نے شادی کرنے سے منع کر دیا ہے تو اس پر اس کی شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ جب خاص ولایت حاصل نہ ہو تو حاکم کو عام ولایت حاصل ہے۔

فقہاء رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ولی آنے والے رشتہ کو بار بار رد کر دے اور وہ رشتہ کفو بھی ہو تو اس طرح وہ فاسق بن جائیگا، اور اس کی عدالت اور ولایت ساقط ہو جائیگی، بلکہ امام احمد کے مسلک میں مشورہ یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہو جائیگی، اس لیے وہ مسلمانوں کو نماز بھی نہیں پڑھا سکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناک ہے۔

جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ بعض لوگ اپنی ولایت میں موجود عورت کا مناسب اور کفو رشتہ آنے پر رد کر دیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس آکر شادی کا مطالبہ کرنے سے شرماتی رہتی ہے، یہ فی الواقع اور حقیقت ہے، لیکن اس لڑکی کو مصلحت اور خرابی میں موازنہ کرنا چاہیے کہ کس چیز میں زیادہ خرابی پائی جاتی ہے:

کہ وہ عورت شادی کے بغیر رہے اور اس کا ولی اس پر کنٹرول کرے اور اپنی مرضی اور خواہش و مزاج کے مطابق حکم چلانے اور وہ بڑی ہو جائے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی شادی کر دے یا پھر وہ قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے حالانکہ یہ اس کا شرعی حق بھی ہے؟

بلاشک دوسرا بدل پہلے سے بہتر ہے، وہ یہ کہ لڑکی قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اس کا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کر دینے میں دوسرے کی بھی خیر اور بھلائی اور مصلحت پائی جاتی ہے۔

کیونکہ اس کے علاوہ ہو سکتا ہے دوسری عورت بھی اسی طرح قاضی کے پاس آجائے جیسے وہ آئی ہے، اور اس لیے بھی اس کا قاضی کے پاس آنے میں اس طرح کے لوگوں کے لیے ڈر اور روکنے کا بھی باعث ہے جو اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کی مناسب رشتہ آنے پر شادی نہیں کرتے یعنی اس میں تین مصلحتیں پائی جاتی ہے:

پہلی مصلحت:

اس عورت کے لیے ہے جو یہ مقدمہ قاضی کے پاس لے جائے تاکہ وہ شادی کے بغیر نہ رہے۔

اور دوسری مصلحت: اس کے علاوہ دوسری عورت کے لیے دروازہ کھلے گا جو اسی انتظار میں ہے کہ کوئی مقدمہ پیش کرے اور ہم بھی جائیں۔

اور تیسری مصلحت: ان اولیاء کو روکا جاسکے گا جو اپنی بیٹیوں یا اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر اپنی مرضی ٹھونسے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کی بھی مصلحت پائی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد ہوگا"

اور اسی طرح اس میں خاص مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اس طرح ان لوگوں کی ضرورت پوری ہوگی جو دین اور اخلاق میں کثرت عورتوں سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں "انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ اسلامیہ (3/148)۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی اور صلاح و کامیابی سے نوازے۔

واللہ اعلم۔